سوال

میں شادی شدہ ہوں اور میرے خاوند نے قسم اٹھائی کہ میں اپنے بہنوئی سے بات نہ کروں، توکیا یہ حلال ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ میرے بہنوئی نے میری بہن کوایک بار کہا کہ اپنی بہن کوسلام کہنا، میری بہن نے مجھے اس کے بارہ میں بتایا اور میں نے سلام کا جواب دیا کیا طلاق واقع ہوگئی، اورایک بار میں نے اپنے بہنوئی سے بغیر ارادہ بات بھی کرلی توکیا اس سے طلاق واقع ہوجائیگی ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

اگر آپ کے خاوند کا قسم اٹھانا کہ تم اپنے بہنوئی سے کلام نہ کرو یہ طلاق کی قسم تھی مثلا اس نے کہا : تم اس سے بات نہ کرنا وگرنہ مجھ پر طلاق، یا اس نے اس پر طلاق کو معلق کرتے ہوئے کہا : اگر تم نے اپنے بہنوئی سے بات کی تو تمہیں طلاق یا تم طلاق یافتہ ہوگی

چنانچہ اگر تو خاوند کا آپ کو اپنے بہنوئی سے بات چیت کی ممانعت کرنے کا سبب واضح ہو مثلا وہ شخص یعنی آپ کا بہنوئی آپ سے بات چیت کرتے وقت اپنی کلام پر کنٹرول نہیں کرتا، یا پھر بات لمبی اور ایسی ہوتی ہو جو آپ کے خاوند کو پسند نہیں، یا پھر بہنوئی کا آپ سے بات چیت کرنے میں خرابی کا باعث ہو تو پھر آپ کے خاوند کے لیے آپ کو کلام کرنے سے روکنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ خود بھی آپ کی بہن سے کلام کرتا ہو

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آپ اپنے بہنوئی کے لیے ایک اجنبی عورت کی حیثیت رکھتی ہیں، اس لیے آپ کے لیے بہنوئی کے سامنے بے پردہ ہونا حلال نہیں اور نہ ہی چہرہ ننگا رکھ سکتی ہیں، اور اسی طرح آپ کے لیے اس کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں ہے

آپ کو چاہیے کہ آپ بہنوئی کے ساتھ کلام کرتے وقت کنٹرول کریں کہ بات لمبی نہ ہو اور نہ ہی اس میں نرم لہجہ ہو کہ لہک لہک کر بات کریں اور ہنس کر بات کو آگے بڑھائیں اور پھر بغیر ضرورت اس سے کلام مت کریں؛ کیونکہ وہ باقی اجنبی مردوں کی طرح آپ کے لیے ایک اجنبی کی حیثیت رکھتا ہے

دوم :

اس قسم یا طلاق معلق کرنے میں تفصیل پائی جاتی ہے :

اگر خاوند کا قصد ہو کہ آپ نے اپنے بہنوئی سے کلام کی تو آپ کو طلاق، تو آپ کا اپنے بہنوئی سے بات چیت کرنے کی صورت میں طلاق واقع ہوجائیگی

اور اگر خاوند کا صرف آپ کو بہنوئی کے ساتھ کلام کرنے سے منع کرنا مقصد ہو تو اور طلاق واقع کرنے کا مقصد نہ ہو تو یہ قسم ہوگی، اگر چاہے تو آپ کو اس کی اجازت دے کر اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی تفصیل اختیار کی ہے اور اہل علم کی ایک جماعت کا فتوی بھی یہی ہے، لیکن جمہور اس تفصیل کے قائل نہیں، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اگر بات چیت کی تو طلاق واقع ہوجائیگی اور اس میں قسم اٹھانے والے کی نیت نہیں دیکھی جائیگی

مزید آپ سوال نمبر (39941) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

سوم :

اگر آپ نے اپنے بہنوئی سے کلام کی اور آپ کو اپنے خاوند کی قسم یاد نہ تھی تو راجح قول کے مطابق طلاق واقع نہیں ہوگی، شافعیہ کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور المرداوی نے بھی اسے ہی صحیح کہا ہے " انتہی

دیکھیں : الانصاف (114/9).

شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" (اور اسی طرح) اگر کسی (غیر کے) فعل پر طلاق و معلق کی بیوی یا کسی اور کے اور اس نے اس سے (اسے منع کرنے کا ارادہ کیا) یا پھر اسے ابھارا (اور وہ ان میں شامل ہو جس کی پرواہ کی جائے) تو اس کے معلق کرنے پر وہ اس میں دوستی وغیرہ کی بنا پر اس کی مخالفت نہ کرے (اور اسے اس کے معلق کرنے کا علم ہو اور غیر نے بھول کر یا پھر جہالت کی حالت میں یا جبر کی حالت میں اسے کو کر لیا) انتہی

دیکھیں : اسنی المطالب (301/3).

اور ابن حجر الھیتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب اس نے طلاق کی قسم اٹھائی کہ وہ خود یا کوئی دوسرا اس عمل کو کرے تو اس نے وہ عمل بھول کر یا پھر جبر کی حالت میں کر لیا، یا اختیار کی حالت میں اس عمل کو جہالت کے ساتھ کر لیا، حکم سے جاہل نہیں اس کے خلاف جس کو وہم ہو تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی کیونکہ سابقہ حدیث میں بیان ہوا ہے :

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے بھول چوک اور خطا و نیسان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے "

یعنی ان تین امور میں ان کا مؤاخذہ نہیں ہوگا اور اسی طرح اگر اس نے کسی دوسرے شخص جس کی پرواہ کی جائے کے عمل پر معلق کیا تو بھی قسم نہیں ٹوٹے گی، کہ وہ اس اس معاملہ میں دوستی یا پھر حیاء اور مروت کی بنا پر مخالفت نہیں کریگا، اور اس سے اس کا مقصد اسے روکنا یا پھر کسی بات پر آمادہ کرنا ہو، اور اسے معلق کردہ کا علم بھی ہو تو دوسرے نے بھول کر یا جہالت کی حالت میں یا جبر کی حالت میں وہ عمل کر لیا تو قسم نہیں ٹوٹے گی " انتہی

دیکھیں : الفتاوی الفقھیۃ الکبری (178/4).

مزید آپ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتاوی (47/22) ضرور دیکھیں

سوم :

آپ کی بہن کا آپ کو بہنوئی کی سلام پہنچانا اور آپ کا اس کی سلام کا جواب دینا یہ بہنوئی سے بات چیت اور کلام شمار نہیں ہوتا، اس لیے آپ کو کوئی نقصان نہیں دیگا، آپ کو چاہیے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنے خاوند سے رجوع کریں کہ اس نے آپ کو کس چیز کی اجازت دی ہے اور کس چیز سے منع کیا ہے، اور اس نے قسم میں کیا نیت کی تھی

کیونکہ نیت الفاظ کو مخصوص کرتی ہے، ہو سکتا ہے اس نے آپ کو کچھ وقت کے لیے بات چیت کرنے سے منع کیا ہو مستقل طور پر نہیں، یا پھر ہر حالت میں نہیں بلکہ کسی حالت میں، یا وہ چاہتا ہو کہ آپ بہنوئی سے لمبی اور لہک لہک کر کلام نہ کریں، اور سلام وغیرہ سے منع نہ کیا ہو جو کلام پیش کی جاتی ہے

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے گھر اور خاندان کی حرص رکھیں، اور اپنے بہنوئی سے بالکل کلام مت کریں، اور ہر اس عمل سے اجتناب کریں جو آپ کے لیے اس میں واقع ہونے کا سبب بن سکتا ہو، اور پھر جب آپ کا خاوند ایسا کرنے سے روکتا ہے، اور یہ نہ ہو کہ کہیں طلاق ہی ہو جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنے خاوند کے بارہ میں حسن ظن رکھیں اور اس کے لیے کوئی عذر تلاش کر لیں، ہو سکتا ہے اس کا کوئی ایسا سبب ہو جس کی بنا پر اس نے ایسا کیا ہے

اور اسی طرح ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے بہنوئی کے سامنے مکمل شرعی پردہ کر کے آیا کریں، اور اسی طرح اپنے خاوند کے بھائیوں کے سامنے بھی مکمل پردہ کریں کیونکہ یہ سب آپ کے لیے ایک اجنبی مرد کی حیثیت رکھتے ہیں

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو مزید صحیح اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

117677